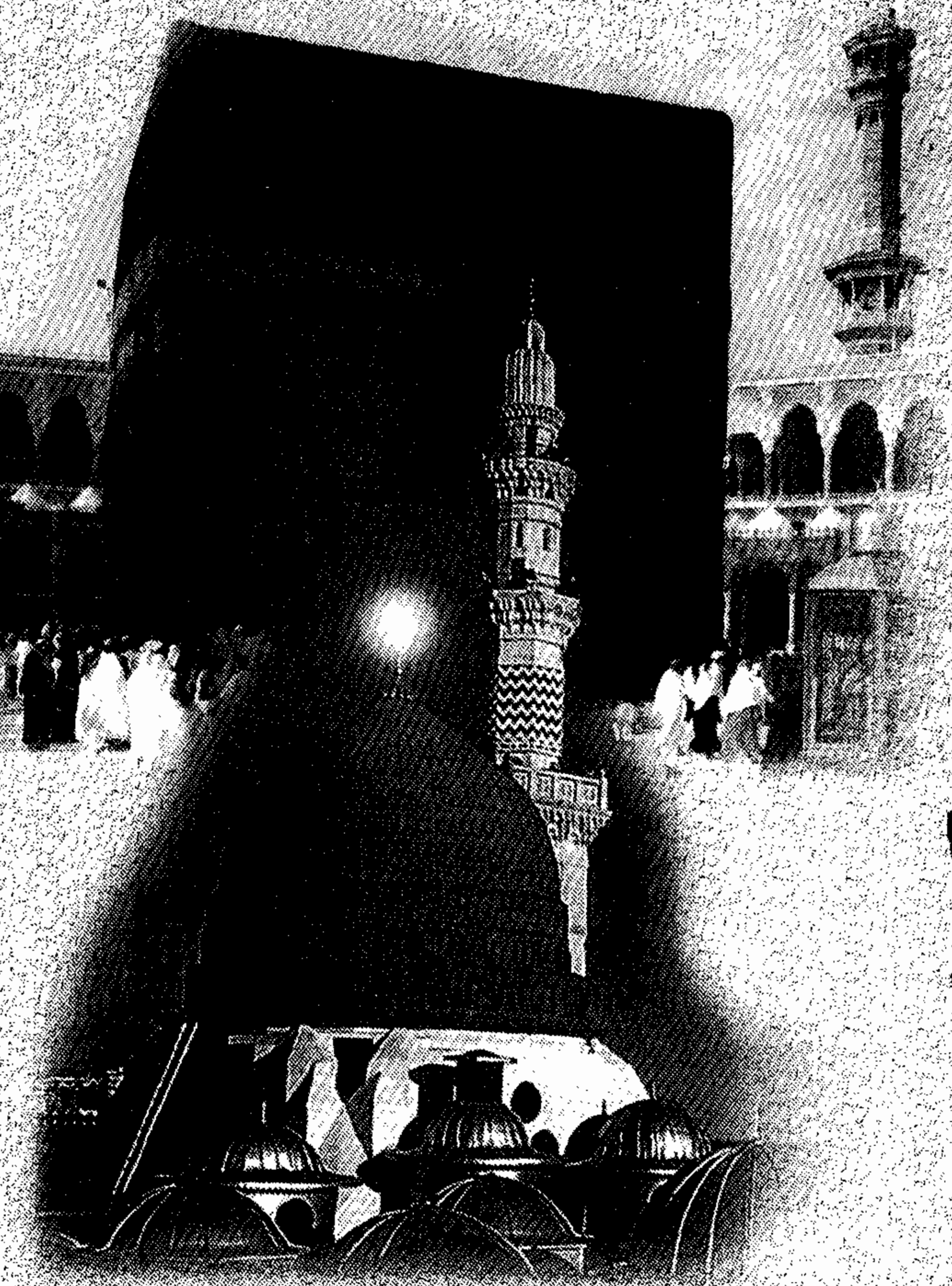

[redacted]

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

۱۴۲۶ھ کے حجاج کرام،

السلام علیکم!

اللہ تعالیٰ سے ہم دعا گو ہیں کہ یہ سفر آپ کا خوش گوار، مبارک اور مقبول ہو۔ آپ کی کوششیں اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں قبول ہوں اور آپ کے تمام متعلقہ مومنین کی عاقبت بخیر ہونے کا سبب بنے۔ آپ سے گذارش ہے کہ سفر کی ابتدا سے پہلے اس کتابچے کو کم از کم ایک بار ضرور پڑھیں اور اگر پورے کتابچے کو پڑھنا ممکن نہ ہو تو کم از کم ہر صفحہ کی موضوں (Headline) ضرور پڑھیں۔ اگر سفر میں ساتھ لے جانا ممکن ہو تو وہاں بھی اس کو وقتاً فوقتاً پڑھنے کی کوشش کریں۔ شکریہ

نوٹ: آپ سے گزارش ہے کہ اگر آپ اس کتابچے کو حج پر لے جاسکے تو استفادہ کے بعد اس کتابچے کو کسی غیر ملکی حاجی کو دے دیں۔ نیز دوسرا کتابچہ پاکستان میں اس فون نمبر: 0300-2343346 سے فری میں حاصل کرلیجیے گا۔

والسلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

وصیت نامہ

ناشر

پیغامِ وحدتِ اسلامی

◆ جس کام سے پہلے
بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نہ پڑھی جائے اس
میں شیطان شریک ہوتا ہے۔ حدیث نبویؐ ہے
کہ ''جو کوئی اہم کام بغیر بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
کے شروع کیا جائے وہ ناقص اور نا تمام ہوتا
ہے۔''

◆ پیغمبر اسلامؐ نے فرمایا ''جب بندۂ خدا سوتے وقت
بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھے تو خداوند فرشتوں سے فرماتا
ہے میرے ملائکہ صبح تک میرے اس بندے کے سانس لکھتے
رہو (ان کا اجر ملے گا)''

◆ جو شخص اپنے گھر کے دروازے کے بیرونی حصہ میں
بسم اللہ الرحمٰن الرحیم لکھے تو وہ ہلاکت سے محفوظ
رہے گا۔

◆ حضورؐ نے فرمایا ''جس دعا کی ابتداء
بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ہو وہ دعا کبھی
نامنظور نہیں ہوتی۔''

◆ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے :۔ ''جس نے میرا ذکر کیا اور درود نہ بھیجا وہ شقی ہے۔ جس نے رمضان کو پایا اور نیکی نہ کی وہ بھی شقی ہے اور جس نے اپنے والدین اوران میں سے کسی ایک کو پایا اوران کے ساتھ نیکی نہ کی وہ بھی شقی ہے۔''

◆ فرمایا حضرت رسول خداؐ نے بہترین لوگ روزِ قیامت وہ ہوں گے جنہوں نے میرے اوپر بکثرت درود بھیجا ہوگا۔

◆ جو شخص اپنے گناہوں کو مٹانے کی طاقت نہ رکھتا ہوا سے چاہیئے کہ وہ محمدؐ وآلِ محمدؐ پر بہت زیادہ درود وصلوٰت پڑھا کرے تاکہ اس کے گناہ ختم ہو جائیں۔

◆ آنحضرتؐ سے مروی ہے کہ جس شخص نے مجھ پر کتاب میں تحریر کر کے صلوٰۃ بھیجی تو جب تک اس کتاب میں میرا نام موجود رہے گا اس وقت تک فرشتے اس کے لئے استغفار کرتے رہیں گے۔

محترم پڑھنے والو!

آپ سے التماس ہے کہ مذہب حقہ اثنا عشریہ کے خدمت گزار فقہا، علمأ، شعرأ، خطبأ، ذاکرین اور جملۂ مرحوم مومنین ومومنات کو شریک دعائے مغفرت کریں۔

خصوصاً ناصر الملتہ والدین ومرحوم آیت اللہ العظمٰی، سید شہاب الدین مرعشی نجفی رضوان اللہ علیہ کے لئے سورۃ فاتحہ ایصال ثواب کریں۔

حضورِ اکرم حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا:

تُم ہر قسم کے عالم کے پاس نہ بیٹھو۔

بس!

ایسے عالم کے قریب رہو جو تمہیں

پانچ چیزوں سے دُور رکھے اور پانچ چیزوں کی طرف بلائے

ا:شکوک وشبہات سے نکال کر

یقین کی منزل تک پہنچائے۔

۲:غرور تکبّر سے دُور کرکے

تواضع وانکساری کے قریب لائے۔

۳۔ریاء کاری سے ہٹا کر

اخلاص (خلوص) کی طرف بلائے۔

۴۔لوگوں کو بغض وعداوت رکھنے سے روکے اور

ان کی خیر خواہی اور بھلائی کی جانب رغبت دلائے۔

۵۔دُنیا کی محبت سے روکے اور

زہد وتقویٰ کی طرف دعوت دے۔

پیش لفظ

شیعوں کے مرجع عالیقدر، فقیہ اہل بیت علیہم السلام مرحوم و مغفور حضرت آیت العظمیٰ مرعشی نجفیؒ قدس سرہ الشریف کے الہیٰ وصیت نامہ کی اشاعت کے سلسلے میں اندرون ملک بسنے والے ہم وطنوں، چاہنے والے دوستوں اور تمام بھائیوں اور بہنوں کے پیہم اصرار اوران مومنین اور دوستوں کے خطوط کو مدنظر رکھتے ہوئے عرض ہے کہ آپ کی رحلت کے شدید صدمہ نے اس کام میں تاخیر پیدا کی لیکن اب ہم نے یہ فیصلہ کر لیا ہے کہ اس عظیم انسان کے ان تین وصیت ناموں میں سے جوانہوں نے ۲۴ شوال ۱۳۸۶ ہجری۔۲۰ ربیع الثانی ۱۳۹۸ ہجری ۱۲ اور ۱۴۰۹ کے رمضان کی چاند رات کوتحریر فرمائی تھی چیدہ چیدہ باتیں یکجا کر کے ان احباب کی خدمت میں پیش کریں جن کے دل ہمارے ساتھ دھڑکتے رہے ہیں۔

یہ وصیتیں جن کا ہر نکتہ مذہب اہلبیت عصمت وطہارت علیہم السلام کے سچے پیروکاروں کے لئے زندگی گزارنے کا ایک نہایت عمدہ دستور العمل

ہے اور ہر مشکل کے حل کی بہترین راہ ہے خاص و عام کے لئے پیش کی جاتی ہیں تا کہ ان کا مطالعہ کر کے بلند راہوں کے متلاشی لوگ اس عظیم انسان کی طرح جس نے اپنے آپ کو محبت اہلبیتؑ میں فنا کر رکھا تھا اور جو اپنے آپ کو علوم آل محمدؐ کا خادم جانتا تھا خود کو ان ہستیوں سے قریب کر لیں اور ان کی راہ پر گامزن ہونے کی پوری کوششیں کریں۔

اُمید واثق ہے کہ خداوند عالم ہم سب کو خاص طور پر اس مظلوم گھرانے کے دوستوں۔ پیروکاروں کا جی گزارنے والوں کو قیامت میں انکی شفاعت سے محروم نہیں کرے گا اور اس عظیم المرتبت مرجع کو اپنی ناپیدا کنار رحمت کے دائرہ میں سمیٹ لے گا۔

قم۔ سید محمود مرعشی نجفی

۱۔ وصیت کی تعریف کو ان الفاظ میں سمیٹا جا سکتا ہے۔

''وہ تحریری امر جس کا اثر موت پر آویزاں ہے''

اسلام نے وصیت کے بارے میں بڑی تاکید کی ہے، خاص طور پر قرآن اس سلسلے میں بہت سی آیتیں پیش کرتا ہے۔

''کتب علیکم ازا حضر احد کم الموت
ان ترک خیر الوصیہ اللوالدین والا قربین
بالمعروف حقا علی المتقین۔''

۲۔ یہ وصیت نامہ عربی زبان میں لکھا گیا ہے جس میں سے چیدہ جملوں کو اردو میں ترجمہ کے بعد ہم نے اس کتابچہ کی زینت بنایا ہے۔

وصیت نامہ

الحمدللہ الباقی بعد فناء الموجودات، ووراث الکائنات، والصلوۃ والسلام علی سید الانبیاء ومقدام السفراء، سیدنا ابی القاسم محمد بن عبداللہ صلی اللہ علیہ وآلہ، وعلی سفن النجاۃ والمشاکی فی الھلکات، صلوۃ دائمۃ مستمرۃ، امابعد علوم اہلبیتؑ عصمت وطہارت کا خادم، ان اعلیٰ اور اولیٰ ہستیوں کے مقدس آستانہ کا معتکف، ان کی حمایت کے زیر سایہ پناہ گزیں اور ان کی شفاعت کا امیدوار: ابوالمعالی شہاب الدین الحسینی المرعشی النجفی۔ نفس و بدن وعقل کی صحت کے ساتھ بغیر کسی جبرو اکراہ کے ذیل کے ان چند صفحات کو وصیت کے عنوان سے قلمبند کررہا ہے۔

میں پاکیزہ عقائد کے ساتھ موت کا طلب گار ہوں

____ احقر شیعہ اثناء عشریہ کے عقائد حقہ اور ان فرمودات کا معتقد ہے جسے نبی اکرمؐ اور آئمہ طاہرینؑ نے ارشاد فرمایا ہے اور خداوندمنان سے دست بدعا ہے کہ اسی پاکیزہ عقائد اور آل رسولؐ کی مودّت ومحبت کے ساتھ میرا خاتمہ بالخیر ہو۔

____ میں نے اپنا وصی اپنے بڑے فرزند جناب حجۃ الاسلام آقای حاج

سید محمود مرعشی کو قرار دیا ہے۔ اس پر لازم ہے کہ وہ ان باتوں پر سختی سے عمل کرے جنہیں اب محل ذکر پر لایا جارہا ہے

ترویج مذہب حقہ کے لئے سرگرم ہو جائے

ـــــ وصیت کرتا ہوں اسے کہ: وہ کمر ہمت کسے اور مکمل فولادی ارادے کے ساتھ دین حنیف کی ترویج اور مذہب حقۂ اثنا عشریہ کی نصرت میں سرگرم عمل ہو جائے اس لئے کہ یہ مذہب غیر مالوف ہونے کے ساتھ ساتھ بلند آواز میں یہ ندا دے رہا ہے۔

"ھل من ناصر ینصرنی، ھل من ذاب یذب عنی،
ولا اری من یکبی دعوتہ، ویجیب صرختہ، الا
القلیل، شکراللّٰہ مساعیھم و جزاھم خیر الجزا"

ترجمہ:

''ہے کوئی ایسا ناصر و مددگار جو میری نصرت کرے؟
صرف چند گنے چنے لوگوں کے علاوہ کہ جن کی کوششوں
کو رب دو جہاں سرا ہے مجھے کوئی دکھائی نہیں دیتا
جو لبیک کہے اور اس کی فریاد کا جواب دے۔''

(امام حسینؑ کے روز عاشورہ کے خطبہ سے اقتباس)

قرآن میں غور و فکر کیجئے:

ـــــ وصیت کرتا ہوں اسے کہ: وہ کتاب خدا میں غور و فکر سے کام لے اس

سے نصیحت حاصل کرے۔

قبرستان جایا کیجئے اور نصیحت حاصل کیجئے:

ـــــ اور: قبور اور اہل قبور کے زیارت میں کوتائی نہ کرے اور اپنے تئیں سوچ کہ یہ لوگ کل کون تھے اور آج کیا ہوئے، کیا تھے اور کیا بن گئے اور کہاں تھے اور آج کہاں ہیں؟

لوگوں سے میل جول کو حد اعتدال میں رکھئے:

ـــــ نیز: میل ملاقات اور انجمن آرائی میں کمی اختیار کرے کیونکہ اس دور میں میل ملاقات اور معاشرت میں، خطرہ بھی ہے اور نامبارکی بھی، کم اختلاطی مومنین کو غیبت اور بہتان تراشی سے دور رکھتی ہے، انہیں عیب جوئی اور تحقیر کا موقع نہیں دیتی اور ان کے حقوق اور ان کے بھائی چارگی کو ضائع نہیں کرتی۔

رشتہ داروں کے حقوق ادا کیجئے:

ـــــ وصیت کرتا ہوں اسے: صلہ رحم کے بارے میں اس لئے کہ وہ رزق و روزی کی زیادتی اور عمر میں توفیق و برکت کے طاقتور ترین اسباب میں سے ہے۔

مذہبی کتب کی نشر و اشاعت میں حصہ لیجئے:

ـــــ وصیت کرتا ہوں اسے: شیعہ دانشوروں کے آثار اور ان کی کتابوں کی نشر و اشاعت کے بارے میں خاص طور پر وہ کتابیں جو گذشتہ

دانشوروں کی محنت کا نتیجہ ہیں اس لئے کہ یہ طریقہ دورِ انحطاط اور برگشتہ حالات میں مذہب کی تقویت کے بہترین راستوں میں سے ہے۔

زہد و تقویٰ اختیار کیجئے:

ــــ وصیت کرتا ہوں اسے: زہد، دنیاوی طور طریقوں سے بے اعتنائی، پرہیزگاری، پارسائی اور احتیاط کی راہ اختیار کئے رہنے کی۔

زیارت جامعہ ضرور پڑھئے:

ــــ وصیت کرتا ہوں اسے: زیارت جامعہ کبیرہ پڑھتے رہنے کی خواہ ہفتہ میں ایک بار کیوں نہ ہو۔

میری اس کتاب کی اشاعت کروایئے:

ــــ وصیت کرتا ہوں اسے: اپنی کتاب ''شجرات آل الرسولؐ'' کی تدوین و ترتیب اور ان حواشی اور تعلیقات کے سلسلے میں جنہیں میں نے ''عمدۃ الطالب'' کی کتاب پر تحریر کی ہیں نیز وہ تمام آثار جنہیں میں نے اکثر رات رات بھر جاگ کر اور مختلف فنون میں دن دن بھر زحمتیں اٹھا کر سینکڑوں بلکہ ہزاروں کتابوں کے گوشہ و کنار سے اکٹھی کی ہیں۔

غیبت سے ضرور پرہیز کیجئے خصوصاً علماء کی:

ــــ وصیت کرتا ہوں اسے: بندگانِ خدا، خاص طور پر اہل علم حضرات کی غیبت سے بچنے کی اس لئے کہ مردار کھانا زہریلے اثرات کا حامل ہوا کرتا ہے۔

صلۂ رحمی کی دوبارہ وصیت کرتا ہوں:

ـــــ وصیت کرتا ہوں اسے: صلہ رحم کے بارے میں، اس لئے کہ وہ اچھے اور صالحہ اعمال کی توفیق کا سبب ہے اور اس سے انسان کی روزی اور عمر میں اضافہ ہوتا ہے۔

(صلہ رحم کی اہمیت کے پیش نظر آپ نے اسے دوسری مرتبہ تکرار فرمایا ہے۔)

یہ چند سورے روز تلاوت کریں:

ـــــ وصیت کرتا ہوں اسے: ہر روز نماز صبح کے بعد ایک مرتبہ سورہ ''یٰسین'' نماز ظہر کے بعد سورہ ''نباء'' (یعنی عم یتسائلون)۔ نماز عصر کے بعد سورۂ ''عصر'' نماز مغرب کے بعد سورہ ''واقعہ'' اور نماز عشاء کے بعد سورہ ''ملک'' کی تلاوت کی اور جو کچھ میں نے کہا ہے اس پر پابند رہنے کی تاکید کرتا ہوں کیونکہ میں اس طریقہ کو اپنے محترم اساتذہ سے روایت کررہا ہوں اور یہ عمل بارہا میرے تجربہ سے گزرا ہے۔

واجب نمازوں میں اس قنوت کو پڑھیئے:

ـــــ وصیت کرتا ہوں اسے: واجب نمازوں کے قنوت میں اس عظیم دعا کو پڑھنے کی جسے میں اپنے پدر بزرگوار اور جمال السالکین مرحوم شیخ محمد حسین شیرازی سے اور ان دونوں بزرگواروں نے اپنے استاد مصباح السالکین مرحوم سید مرتضٰی رضوی کشمیری سے اور انہوں نے اپنے طریقے سے کتاب ''الاقبال'' کے مؤلف، اختر تابناک: سید رضی الدین علی بن

طاؤس حسنی سے روایت کی ہے کہ جو ہمارے معصوم پیشواؤں کے اصحاب سے متصل رہے ہیں اور جن کا سلسلہ ہمارے پیشواؤں سے ملتا ہے اور دعا یہ ہے:

"اَللّٰھُمَّ اِنِیّ اَسْئَلُکَ بِحَقِّ فَاطِمَۃَ وَ اَبِیْھَا وَبَعْلِھَا وَبَنِیْھَا، وَالسِّرِّ الْمُسْتَوْدَعِ فِیْھَا، اَنْ تُصَلِّیَ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ آلِ مُحَمَّدٍ ، وَاَنْ تَفْعَلْ بِیْ مَااَنْتَ اَھْلُہٗ وَلاَ تَفْعَلْ بِیْ مَا اَنَا اَھْلَہ"

ترجمہ:

''پروردگار میں تجھے جناب سیدہؑ، ان کے پدر گرامی، ان کے شوہر، ان کے فرزندوں اور اس راز کی قسم دے کر کہتا ہوں جسے تو نے ان میں امانت رکھی ہے کہ محمدؐ اور آل محمدؐ پر درود بھیج اور میرے ساتھ وہ برتاؤ کر جس کا تو اہل ہے اور وہ سلوک نہ کر جس کا میں اہل ہوں۔''

ذکر رکوع میں یہ دعا پڑھا کیجئے:

___ وصیت کرتا ہوں اسے: ذکر رکوع میں، خاص طور پر آخری رکوع کے ذکر میں اس دعا کو، پابندی سے پڑھنے کی۔

"اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّآلِ مُحَمَّدِ وَ تَرْحَمْ عَلٰی عَجْزِنَا وَ اَغِثْنَا بِحَقِّھِمْ"

ترجمہ:

''پروردگار محمدؐ اور ان کی آلؑ پر درود بھیج اور ہماری
عاجزی اور بیچارگی پر رحم فرما اور ان کے حق کی قسم ہمیں
پناہ دے اور ہماری دادرسی فرما۔''

جناب سیّدہ کا دربار میں دیا گیا خطبہ ضرور پڑھا کیجئے:

ــــــ وصیت کرتا ہوں اسے: اس پاک اور منزہ خاتون کے اس خطبہ میں مداومت کی اور تفکر و تفحص کی جسے آپ نے مسجد النبیؐ میں ارشاد فرما کر تمام فصحا اور بلغاء کو اسکی نظیر اور اس کی مثال لانے سے عاجز کر دیا اور جسے ماضی کی عظیم ہستیوں نے نقل کیا ہے۔

مولائے کائنات کے خطبۂ شقشقیہ کے مطالب میں غور و فکر کیجئے:

ــــــ وصیت کرتا ہوں اسے: اپنے مولا اور مظلوموں کے آقا جناب امیر المومنین علیہ السلام کے خطبۂ شقشقیہ میں غور و فکر اور تدبر و تفحص کی جسے آپ نے مسجد میں ارشاد فرمایا اور جس کو فریقین کے بے شمار ثقہ لوگوں نے نقل کیا ہے۔

نماز شب اور صبح کے وقت استغفار کیا کیجئے:

ــــــ وصیت کرتا ہوں اسے: نصف شب کی نماز اور وقت سحر کے استغفار کے بارے میں۔

اہلِ علم کی ضروریات پوری کیجئے:

ــــــ وصیت کرتا ہوں اسے: خاص طور پر صلۂ رحم کی بالخصوص اپنے

بھائیوں اور بہنوں کے حق میں اور ان کے ساتھ نیکی سے پیش آنے کے سلسلے میں۔ میں نے اپنے بعد زخارف دنیا میں سے ان کے لئے کچھ بھی نہیں چھوڑا ہے۔ جو بھی آج تک مجھے حاصل ہوا اسے میں نے دوسروں، خاص طور پر اہل علم حضرات کی ضرورتیں پوری کرنے میں صرف کیا ہے یہاں تک کہ اپنے ان ذاتی نذورات کو بھی میں نے اہل علم کی ضرورتوں میں صرف کیا جنہیں لوگ مجھے بطور نذرانہ پیش کرتے تھے۔ میں بہت جلد اس دنیا سے رخصت ہونے والا ہوں اور میں نے مال دنیا سے اپنے پسماندگان کے لئے کچھ بھی نہیں چھوڑا ہے اور انہیں خدا کے حوالے کیا ہے۔ پس نصیحت حاصل کروا ے صاحبان بصیرت۔

<u>کتب خانے ولائبریریاں قائم کیجئے:</u>

____ وصیت کرتا ہوں اسے: اس عمومی کتب خانہ میں اپنی بھرپور کوششوں کو عمل میں لانے کی جسے میں نے عوام الناس اور قم کے مقدس حوزہ کیلئے اس شہر میں تعمیر کیا ہے، نیز اس امام بارگاہ کی دیکھ بھال کے بارے میں جسے میں نے حاجی غلام حسین شاکرین کے خرچ سے تعمیر کرایا اور جس میں عزاء آل رسولؐ اور دینی بھائیوں کے ایصال ثواب کے لئے مجالس کا انعقاد ہوتا ہے۔ اسی طرح وہ مدرسہ جسے میں نے خیابان ارم میں بنوایا اور وہ مدرسہ بھی جس کی تعمیر نو کا شرف مجھے حاصل ہوا اور جو خیابان چہارم مردان کے آخری سرے پر واقع ہے۔ نیز مدرسہ شہابیہ کی جو قم کے سابقہ

سینما گھر کی جگہ قائم ہے اور جس کی زمین کو میں نے اس کے مالک سے قیمتاً خریدا اور جو صاحبان ایمان کی مدد سے کہ خدا ان کی توفیقات میں اضافہ کرے تعمیر ہوا اور وہ تمام آثار جس کی تعمیر و ترمیم کی توفیق خداوند عالم نے اس حقیر کو عنایت فرمائی۔

کتابوں کی اشاعت میں تعاون کیجئے:

____ وصیت کرتا ہوں: اسے ان تمام تالیفات و تصنیفات کی تکمیل اور ان کی اشاعت کے بارے میں جو میرے قلم سے صادر ہوئے ہیں اور جن میں کثرت سے وہ نوشتجات شامل ہیں جو فقہ، اصول، کلام، انساب، رجال، درایت، تفسیر، حدیث، تراجمہ، مجامع، سیر و سلوک، عرفان اور معنوی مقامات سے متعلق ہیں اور وہ دیگر تحریریں بھی جن کا تعلق معنوی حالات، مکاشفات، مجاہدات اور ریاضیات سے ہے، جن کے بارے میں، میں نے بڑی سختیاں جھیلی ہیں۔

طالب علموں اور غریبوں سے نیکی کیجئے:

____ وصیت کرتا ہوں اسے: فقراٗ سادات اور دینی علوم حاصل کرنے والے طالب علموں کے حق میں نیکی کی۔

معصومینؑ کے روضوں کی زیارت پر جایئے:

____ وصیت کرتا ہوں اسے: پابندی کے ساتھ مشاہد عترت ذاکیہ کے زیارت کی اور ان مشاہد مقدسہ سے میں نے خود نہ جانے کتنے فیض اٹھائے ہیں۔

<u>مصیبتوں پر صبر کیجئے:</u>

ـــــ وصیت کرتا ہوں اسے: زمانے کی مصیبتوں اور شرائد میں صبر اور شکیبائی کی، خاص طور پر اس منزل میں جہاں حاسدوں اور بدخواہوں کے تیروں کا رخ تمہاری طرف ہو، پس تم ماضی کا مشاہدہ کرو اور دیکھو کہ انہوں نے تمہارے مظلوم اور غریب پدر بزرگوار کے ساتھ کیا کیا۔

<u>تلاوت قرآن وترویج علوم واحادیث معصومینؑ میں تعاون کیجئے:</u>

ـــــ وصیت کرتا ہوں اسے: قرآن مجید کی تلاوت اور دین کے سچے پیشواؤں کے بلند پایۂ احادیث کی تعلیم وتدریس کے بارے میں، اس لئے کہ یہ لوگ دلوں کی بیماریوں کے طبیب اور باطن کی تاریکیوں کو اپنے نور سے منور کرنے والے ہیں۔

<u>مجھے دعائے خیر میں فراموش نہ کیجئے:</u>

ـــــ میری وصیت ہے اس کے لئے کہ: وہ میری حیات اور میری موت کے بعد مجھے دعائے خیر میں فراموش نہ کرے۔

<u>دعائے سیفی پڑھا کیجئے:</u>

ـــــ وصیت کرتا ہوں اسے: دعاؤں اور اذکار کے ساتھ ہمیشہ اپنے آپ کو وابستہ رکھنے کی اور اسے ''حرز یمانی'' کے نام سے مشہور ''دعائے سیفی'' کے پڑھنے کی اجازت دیتا ہوں اس لئے کہ مجھے اس کے پڑھنے کی اجازت ہے اور یہ اجازت مجھے اپنے علامہ پدر بزگوار سے کہ خدا ان کے

حق میں اپنے اکرام کو بڑھائے، ملی اور یہ وہ دعا ہے جسے علامہ شیخ محمد حسین بن محمد خلیل شیرازی، اور علامہ حاجی شیخ حسن علی اصفہانی ساکن مشہد الرضا نے علامہ جمال السالکین سید مرتضیٰ رضوی کشمیری نجفی سے اپنے اس سلسلے کے ساتھ نقل کی ہے اور جو آخر میں جا کر صاحب کتاب ''اقبال'' علامہ سید رضی الدین علی بن طاؤس حسینی پر ختم ہوتی ہے۔

ـــــ اور نیز اسے اعتصام سیفی کے پڑھنے اور اس کے خاتمہ کی اجازت دیتا ہوں۔

ـــــ اور اسی طرح ان اوراد کی اجازت دیتا ہوں جو سختیوں اور شرائد میں میرا معمول رہی ہے۔

ـــــ میں نے اسے اس بات کی بھی اجازت دی ہے کہ وہ ان چیزوں کو پڑھے جنہیں اس سلسلے میں، میں نے اپنی کتاب میں درج کیا ہے ''اور اس کتاب کو اس شخص سے دور رکھا جائے جو اس کا اہل نہ ہو۔''

<u>وقت ہرگز ضائع نہ کیجئے:</u>

ـــــ اور وصیت کرتا ہوں اسے: بیکاری اور بے جا وقت صرف کرنے سے بچتے رہنے اور ان چیزوں میں عمر عزیز تلف نہ کرنے کی جن میں کوئی مفید بات رونما نہ ہوتی ہو پس ایک روایت میں آیا ہے:

"ان اللّٰہ تعالٰی شانہ یبغض الشاب الفارغ"

ترجمہ:

''اللہ تعالیٰ بیکار نوجوان کو اپنا دشمن گردانتا ہے۔''

<u>دن و رات خدا سے مغفرت طلب کیجئے:</u>

____ وصیت کرتا ہوں اسکو: رات اور دن دونوں وقتوں میں استغفار کی۔

<u>صاحبان تقویٰ کے کام آئیے:</u>

____ وصیت کرتا ہوں اسے: ان لوگوں کے حق میں نیکی کرنے کی جن کی میں نے تربیت کی ہے جو میرے صاحب تقویٰ اور صاحب کردار شاگرد ہیں اور وہ لوگ بھی کہ جنہوں نے آڑے وقتوں میں میری مدد کی ہے۔

<u>خاص طور پر حج وعمرہ کے سفر میں مجھے دعاؤں میں فراموش نہ کریں:</u>

____ وصیت کرتا ہوں اسے کہ: وہ مجھے پیشوایان کرام اور ان کی اولادوں کے مشاہد مشرفہ میں نیز حج اور عمرہ کے موقعوں پر دعاؤں میں فراموش نہ کرنے کی۔

____ وصیت کرتا ہوں اسے: اس امام بارگاہ میں شعائر الٰہی کی برقراری کے سلسلے میں اپنی کوششوں اور استقامت کو جاری رکھنے کی جسے میں نے قم کے مقدس شہر میں تعمیر کیا ہے۔

<u>میری قبر میں آئمہؑ اور اولاد آئمہؑ کے قبور کی مٹی بھی دفن کرے:</u>

____ وصیت کرتا ہوں اسے: اس بات کی کہ وہ اس تھیلی کو از روئے تیمن و تبرک میرے ساتھ میری قبر میں دفن کرنے جس میں میں نے آئمہ طاہرین علیہم السلام، ان کی اولاد، ان کے اصحاب اور دیگر اکابرین کے قبور کی مٹی اکٹھی کی ہے اور اس میں سے کچھ مٹی میری صورت کے نیچے اور

چہرے کے اطراف بکھیر دے۔

غمِ امام مظلومؑ کا سیاہ لباس میرے ساتھ قبر میں دفن کیا جائے:

ـــــ وصیت کرتا ہوں اسے: اس بات کی کہ سیاہ لباس جسے میں محرم اور صفر میں آل رسولؐ کے غم وحزن میں پہنتا تھا میرے ساتھ میری قبر میں دفن کریں۔*۱

وہ جاءنماز جس پر میں نے ستر سال نماز شب ادا کی ہے میرے ساتھ دفن کی جائے:

ـــــ وصیت کرتا ہوں اسے: اس جائے نماز کے بارے میں جس پر میں نے ستر سال نماز شب ادا کی ہے کہ اسے میرے ساتھ دفن کیا جائے۔*۲

خاکِ شفا کی وہ تسبیح جس پر بوقت سحر استغفار پڑھتا تھا ساتھ دفن کی جائے:

ـــــ وصیت کرتا ہوں اسے: اس خاک شفاءٔ کی تسبیح کو جس پر بوقت سحر میں استغفار پڑھتا ہوں میرے ساتھ دفن کیا جائے۔

غمِ امام مظلومؑ میں بہائے گئے آنسوؤں کو جذب کرنے والا رومال میرے کفن پر رکھا جائے:

ـــــ اور وصیت کرتا ہوں: اس رومال کے بارے میں جس میں میں نے

---

*۱۔ اس لباس کو انہوں نے وصیت کے بعد کسی شخص یا کسی مرکز کے حوالے کی جسکا ہم پسماندگان میں سے کسی کو علم نہیں ہے۔

*۲۔ اس جائے نماز سے صرف ایک چھوٹا ٹکڑا بچا تھا جسے اس وصیت کے بعد مجھ سے کہا گیا کہ اسے بھی دوسری چیزوں کے ساتھ انکی قبر میں سپرد خاک کیا جائے۔

ان آنسوؤں کو جذب کیا تھا جو میرے جد حسینؑ مظلوم اور اہلبیت مکرم کے غم اور سوگ میں، میں نے بہائے تھے اور اپنا چہرہ صاف کیا تھا، کہ اسے کفن میں میرے سینے پر رکھا جائے۔

عقیق کے دو نگینوں کو میری زبان کے نیچے رکھا جائے:

___ اور وصیت کرتا ہوں اسے: اس بات کی کہ مجھے غسل دینے کے بعد عقیق کے دو نگینوں کو میری زبان کے نیچے رکھا جائے۔

چھوٹا قرآن وقتِ دفن میرے دائیں ہاتھ میں رکھا جائے:

___ وصیت کرتا ہوں اسے: اس بات کی کہ دفن کے موقع پر اس چھوٹے قرآن کو میرے داہنے ہاتھ میں رکھا جائے جسے میں نے اس کے حوالے کیا ہے۔

آب زمزم میری قبر پر چھڑکا جائے:

___ وصیت کرتا ہوں اسے: اس بات کی کہ دفن کے موقع پر آب زمزم سے بھرے ہوئے ٹین کے ڈبے میں سوراخ کر کے اسے میری قبر میں چھڑکا جائے۔

مجھے غسل عمومی غسل خانہ میں دیا جائے:

___ وصیت کرتا ہوں اسے: کہ میری موت کے بعد مجھے اس گھر میں غسل نہ دیا جائے جس میں میں رہتا ہوں بلکہ حتمی طور پر شہر کے عمومی غسلخانہ میں اس فریضہ کو انجام دیا جائے۔

میری نمازِ وحشت قبر کے لئے چالیس افراد کو معین کیا جائے:

۔۔۔۔ وصیت کرتا ہوں اسے: میری " لیلۃ الدفن " کی نماز (یعنی نماز وحشت قبر) کے لئے چالیس (۴۰) افراد کو معیّن کرے۔

میری طرف سے کسی متدیّن کو حج پر بھیجا جائے:

۔۔۔۔ وصیت کرتا ہوں اسے کہ: کسی متدیّن شخص کو میری نیابت میں ادائیگی حج کے لئے روانہ کرے تاکہ وہ میرے لئے اس فریضہ الٰہی کو انجام دے، ہاں اگر اس کام کو وہ خود یعنی آقائی حاج سید محمود بہ نفسِ نفیس انجام دے تو کیا ہی اچھا ہے وگرنہ کسی معتبر اور امین شخص کو اجرت پر اس کام کے لئے روانہ کرے۔ مجھے اس بات کا دکھ ہے کہ ضروری اخراجات کے لئے میرے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے اگر یہ خود بآسانی اس کا انتظام کر سکتے ہیں تو اس ذمہ داری کو پورا کریں۔

مقاماتِ مقدسہ کی زیارات کے لئے
کسی متدیّن کو میری طرف سے زیارات پر بھیجا جائے:

۔۔۔۔ وصیت کرتا ہوں اسکو کہ: اگر عتبات عالیات کی زیارت کا راستہ کھل جائے تو کسی دوسرے متدیّن شخص کو اس حقیر کی طرف سے کربلا، نجف، کاظمین، سامرّہ اور عراق کے تمام مشاہد مقدسہ کی زیارت کے لئے روانہ کرے۔

ایصال ثواب کی مجلس میں میری طرف سے سب سے معافی مانگیں:

۔۔۔۔ ایصال ثواب کی مجالس میں، میری یہ وصیت ہے کہ: تمام مومنین سے

خصوصاً اہل علم حضرات اور ان میں خاص کر میرے شاگردوں سے میرا کہا سنا معاف کروائیں کیونکہ ممکن ہے کہ بحث میں، میں نے ان کے ساتھ کوئی تیزی تندی کی ہو مگر خدا گواہ ہے کہ یہ بات از روئے اختیار عمل میں نہیں آئی ہے۔

میری نمازِ جماعت کی جگہ کو خالی نہ رکھیں:

ــــــ وصیت کرتا ہوں اپنے فرزندوں کو کہ: حرم مطہر حضرت معصومہؑ میں جس جگہ میں ظہرین اور مغربین کی نماز پڑھاتا تھا اسے حتی الوسع خالی نہ چھوڑیں اور کام کی ترتیب اس طرح سے رکھیں کہ کوئی ایک ظہرین میں اور دوسرا مغربین میں جماعت کی اقامت کے فرائض کو انجام دے۔

میرے اہلِ خانہ و ملازمین سے کہا سنا معاف کروائیں:

ــــــ وصیت کرتا ہوں کہ: میرے تمام اہل خاندان سے جن سے کہ میں اپنی بیماری اور مصروفیت کی بنا پر حال احوال دریافت نہ کرسکا میری تقصیر اور کہا سنا معاف کروانا اور اس میں میرے گھریلو ملازمین کو بھی شامل کر لینا۔

میری نامکمل کتابوں کو مکمل کر کے اشاعت کروائیں:

ــــــ وصیت کرتا ہوں اسے کہ: میری ملحقات الاحقاق کی وسیع اور مفصل کتاب کو جس کی اب تک ۲۱ جلدیں چھپ چکی ہیں اور جو میری، میرے دوستوں اور خود اس کی ۳۰ سالہ کوششوں کا نتیجہ ہے بتدریج اشاعت سے

گزارنے کی کوشش کرے کہ یہ احقر کی ایک دیرینہ خواہش ہے۔ *۱

تبلیغ علوم دینیہ اور کتابوں کی اشاعت کی دوبارہ وصیت کرتا ہوں:

ــــــ وصیت کرتا ہوں اسے: ان آثار کے نشرواشاعت کے بارے میں جو اسکے عظیم المرتبت اسلاف اور آباؤ اجداد کا سرمایہ تھے جو حاملین فقہ اور حدیث سمیت تمام اسلامی علوم کے محکم ستون مانے جاتے تھے تاکہ یہ تمام چیزیں تاریخ کے گزرتے لمحات میں لوگوں کے استفادہ کے لئے محفوظ رہیں خاص طور پر وہ نوشتجات جو میرے علامہ والد بزرگوار کے قلم سے نمودار ہوئے ہیں۔

ہمیشہ باوضو و باطہارت رہیں:

ــــــ وصیت کرتا ہوں کہ: وہ ہمیشہ باطہارت اور باوضو رہے اس لئے کہ یہ امر بذات خود باطنی نور کا سبب ہوتا ہے اور اس عمل سے غم واندوہ برطرف ہوتے ہیں۔

میرے جنازہ پر اس خاص طریقے سے مصائب و مجلس امام مظلومؑ پڑھی جائے:

ــــــ وصیت کرتا ہوں کہ: میرے جنازہ کو بی بی فاطمہؑ معصومہ سلام اللہ علیہا کی ضریح مطہر کے سامنے رکھ کر میرے عمامہ کے ایک سرے کو ضریح

---

*۱۔ توضیحا عرض ہے کہ اس وصیت کے بعد ان کے زمانے ہی میں اس کتاب کی دو جلدیں شائع ہو چکی ہیں اور اب انکی ۲۴ ویں جلد بھی عنقریب منظر عام پر آنے والی ہے۔

مطہر اور دوسرے سرے کو بعنوان دخیل تابوت میں باندھ کر میرے مظلوم آقا امام حسین علیہ السلام کی رخصت آخر اور آپ کے اہلبیتؑ اطہار کی مصیبت کی مجلس پڑھی جائے۔

اس مجلس اور عمل کو پھر دھرایا جائے:

ــــــ وصیت کرتا ہوں اسکو کہ: میرے جنازہ کو اس عزا خانہ میں جسے میں نے اپنے جد کا سوگ منانیکے لئے تعمیر کیا ہے رکھ کر عمامہ باندھنے کے اس عمل کو ایک مرتبہ پھر دھرایا جائے اس طرح کہ عمامہ کے ایک سرے کو میرے تابوت میں باندھ کر پہلے کی طرح رخصت آخر کے مصائب پڑھے جائیں۔

میری قبر لائبریری میں بنا کر مصائب امامؑ پڑھے جائیں:

ــــــ اسی طرح جب میری لاش اس قبر میں رکھی جائے جو قم کے شہر میں میری تعمیر کردہ پبلک لائبریری کا حصہ ہے تو وہاں بھی امام مظلوم کے ان مصائب کو پڑھا جائے جو وداع آخر سے متعلق ہوں۔

میرے مال میں سے رد مظالم نکالا جائے:

ــــــ وصیت کرتا ہوں اسے کہ: میری چھوڑی ہوئی رقم کے ایک حصہ کو ''مظالم عباد'' کے عنوان سے میرے لئے مختص کردے۔

اگر میری موت قم سے باہر بھی ہو تب بھی

لائبریری ہی کے احاطے میں مجھے دفن کیا جائے:

ــــــ وصیت کرتا ہوں کہ: گو میری موت شہر قم سے باہر کیوں نہ ہو کوشش

یہی کی جائے کہ میری میت اس کتب خانہ میں دفن ہو۔ *۱

<u>ہر شب جمعہ میری قبر پر مجلس برپا کی جائے:</u>

ـــــ وصیت کرتا ہوں اس کو کہ: جناب ابی عبداللہ الحسین علیہ السلام کے ذاکرین یا ان کے مدّاحوں اور نوکروں میں سے کسی ایک کو اس بات پر معیّن کرے کہ وہ ہر شب جمعہ میرے مقبرہ میں رسولؐ کی آلؑ اور اسکی عترت کے مصائب بیان کرے۔ *۲

<u>میرے جنازے پر لوگوں سے ان کے حقوق معاف کروائیں:</u>

ـــــ وصیت کرتا ہوں اسے کہ: میرے جنازہ کے جلوس میں کسی شخص کو معیّن کرے کہ وہ بلند آواز میں لوگوں کو مطلع کرے تا کہ اگر کسی کا کوئی حق مجھ پر رہ گیا ہے اور میں اسے ادا نہیں کر سکا ہوں یا میں نے اس میں

---

*۱۔ میں نے کتب خانہ میں دفن ہونے کی خواہش کے بارے میں ان سے پوچھا تو آپ نے فرمایا: ''اگر چہ بی بی معصومہ سلام اللہ علیہا کہ حرم مطہر میں میرے دفن کے لئے برسوں پہلے سے ایک مناسب مقام کا انتخاب ہو چکا ہے۔ لیکن میں چاہتا ہوں کہ پبلک لائبریری کے گوشہ میں ان افراد کے پیروں تلے دفن ہوں جو آل محمد علیہم السلام کے علوم کے مطالعہ کے لئے اس کتب خانہ میں آتے ہیں۔

*۲۔ اپنی رحلت سے ایک عرصے پہلے انہوں نے مجھے خود بلا کر فرمایا کہ راتوں کو چونکہ عام طور پر دوست احباب مصروف ہوتے ہیں اس لئے ذکر مصائب کی اس مجلس کو شب جمعہ میرے مقبرہ میں مغرب اور عشاء کی نمازوں سے پہلے برپا کیا جائے کہ جو اب تک اسی طرح جاری ہے۔

کوتاہی کی ہے تو وہ مجھے بخش دے۔*۱

هر شب جمعہ میری قبر پر تلاوت قرآن کریں اور مصائب امام بیان کریں:

____ وصیت کرتا ہوں اسے: اور اپنے تمام معظم فرزندوں کو کہ: ہر شب جمعہ کو میری قبر پر اکھٹے ہو کر قرآن مجید سے چند آیتوں کی تلاوت کریں اور حضرت سید الشہداءؑ اور ان کے اہلبیت اطہار کے مصائب کو دھیان سے سنیں۔*۲

مومنین سے تواضع سے پیش آیئے اور تکبر سے دور ہو جایئے:

____ وصیت کرتا ہوں اسے: مومنین کے ساتھ تواضع اور حسن اخلاق کے ساتھ پیش آنے اور تکبر وخود خواہی سے پرہیز کی۔

محاسبہ نفس کیجئے، توبہ کیجئے اور نیک اعمال پر شکر کیجئے:

____ وصیت کرتا ہوں اسے: ہر ہفتہ اپنے نفس کے محاسبہ کی اس انداز سے جس انداز سے کہ ایک پارٹنر دوسرے پارٹنر سے حساب کتاب کرتا ہے اور

---

*۱۔ میرے پدر بزرگوار نے اس وقت تک جنازے کے جلوس کے لئے اپنی عدم رضایت کا اظہار کیا تھا لیکن دوسرے وصیت نامہ میں اپنے تاکید کی ہے کہ جنازہ کو جلوس کی صورت نہ دی جائے مگر اپنی رحلت سے چند دن پہلے انہوں نے پھر اپنے فیصلہ کو بدلا اور تشیع کی اجازت دی اور فرمایا جو کچھ میں نے پہلے کہا تھا اس پر عمل کیا جائے۔

*۲۔ مراد وہی مصائب کی مجلس ہے کہ جو اب ہر شب جمعہ کو نماز مغربین سے پہلے ان کی آرامگاہ میں منعقد ہوتی ہے۔

اگر اس میں کوئی لغزش محسوس ہو تو بڑی توجہ سے اس کا ازالہ کرے اور اگر اپنے اعمال اور سلوک میں کوئی نیکی پائے تو اللہ سبحانہ تعالیٰ کا شکر ادا کرے اور اس کی بارگاہ میں مزید توفیق کا طالب ہو۔

مستحبات کو انجام دیجئے مکروہات سے بچئے:

ـــــ اور وصیت کرتا ہوں اسے: سنن و مستحبات کی پابندی اور حد امکان تک مکروہات سے پرہیز کی۔

تلاوت قرآن کا ثواب مومنین کو ہدیہ کیجئے:

ـــــ اور وصیت کرتا ہوں اسے: قرآن مجید پڑھنے اور اس کے ثواب کو آل رسولؐ کے دوستوں اور ان ارواح کو ہدیہ کرنے کی جن کا اس دنیا میں کوئی نہیں ہے اور میں نے خود اس عمل سے کہ جو تمام امور میں مزید توفیق کا باعث رہا ہے بارہا تجربہ حاصل کیا ہے۔

اپنے نیک اعمال کے ثواب کو ایسے تقسیم کریں:

ـــــ وصیت کرتا ہوں کہ: اپنے مستحب اعمال کے ایک تہائی حصہ کو اپنے باپ کے لئے اور دوسرے ایک تہائی حصہ کو اپنی ماں کے لئے اور آخری ایک تہائی کو ان لوگوں کی ارواح کے لئے مختص کر دے جن کا ہم پر حق ہے اور پھر اس عمل کے بعد اپنا جی خوش رکھے اور خداوند عالم سے چاہے کہ اسے دنیا و آخرت کی بھلائی نصیب ہو۔

میری کتاب جس میں تہذیب نفس کے اسرار کا بیان ہوا ہے شائع کی جائے:

ـــــ وصیت کرتا ہوں اسے: تہذیب نفس اور مجاہدات شرعیہ کی، اور میں

خداوند کریم کا اس عظیم نعمت پر شکر ادا کرتا ہوں جسے اس نے میرے لئے مقرر کیا اور میں نے وہ چیزیں دیکھیں اور سنیں جنہیں آج تک میں نے دیکھا اور نہ سنا تھا۔ اُن میں سے بعض چیزوں کو میں نے اپنی اس مخصوص کتاب میں پیش کیا ہے جس کے لئے میں نے چار نام تجویز کئے ہیں "صلوالخرین" "مونس الکئیب المصظھر" "روض الریاحین" اور "نسمات الصبا" ۔اب تمہیں ان میں سے جو نام پسند ہو اسے اختیار کرو۔اے فرزند اے میرے دل کے ٹکڑے یہ وہ مجموعہ ہے جس میں نے کچھ افکار، اوراد اور اسرار کو قلمبند کیا ہے۔

حرام ومشکوک کاموں سے پرہیز کیجئے:

____ وصیت کرتا ہوں کہ: اسے احتیاط کی راہ اختیار کرنے اور حرام اور مشکوک کاموں سے بچنے کی۔

اسلامی لائبریری اور کتب خانوں کی اہمیت:

____ پبلک لائبریری کا موضوع اس وصیت نامہ کا ایک اہم جزو ہے جس کے لئے وہ فرماتے ہیں، اس کتب خانہ کے بانی درحقیقت میرے فرزند آقای حاجی سید محمود ہیں اسلئے کہ انہوں نے ۲۰ سال پہلے اس موجودہ کتب خانہ کے سامنے خیابانِ ارم میں واقع مدرسہ مرعشیہ میں دو کمرے مدرسہ کی لائبریری کے لئے مختص کئے تھے اور پھر اس کے بعد موجودہ کتب خانہ کی اس زمین کو جس پر کچھ پرانے ٹوٹے پھوٹے مکان بھی تھے خرید کر

اس عظیم، عام المنفعت لائبریری کو آہستہ آہستہ وسعت دی اور آج یہ عظیم ترین اسلامی لائبریریوں میں سے ایک ہے۔ میں حقیقتاً ان کا شکریہ ادا کرتا ہوں اور انکی ان کوششوں کو سراہتا ہوں جو انہوں نے آج تک اس کی بقاء، اس کی توسیع اور اسکے انتظامات کے سلسلے میں کی ہیں اور کرر ہے ہیں اور رات دن مصیبتیں جھیل کر اور سفر کی صعوبتیں برداشت کر کے اپنا تمام وقت اس کام میں صرف کرر ہے ہیں اور در حقیقت یہی اس کے اصل بانی اور موسس ہیں۔ اس عظیم اسلامی فرہنگستان کے بارے میں مجھے صرف یہی ایک فکر لاحق ہے کہ میرے بعد اس کی توسیع اور مالی اعتبار سے اسکے امور کی نگرانی کیونکر ہوگی اسلئے اتنے بڑے پیمانے پر اس ادارہ کی تنظیم، اس کے بھاری اخراجات اور اس میں روز افزوں توسیع بظاہر کسی ایک شخص یا ایک سے زیادہ اشخاص کے بس کی بات نہیں ہے اور صرف حکومت ہی وہ سہارا ہے جس پر تکیہ کیا جا سکتا ہے بلکہ خود حکومت یا اسی طرح کے دیگر اداروں کا فرض ہے کہ اسطرح کے ذخائر اور مجموعہ جات کی سرپرستی کریں۔ کیا ہی اچھا ہو کہ جن لوگوں نے اسے آج تک قریب سے نہیں دیکھا ہے وہ یہاں آکر اسکا ملاحظہ کریں اور دیکھیں کہ ہم باپ بیٹوں نے کتابوں کے اس طومار کی جمع آوری میں کتنا خون دل پیا ہے۔ ممکن ہے ان دیکھنے والوں کی دعائیں میرے فرزند کی توفیقات میں مزید اضافہ کا باعث ہوں۔ بہر حال میں دل کی گہرائیوں سے چاہتا ہوں کہ اس عظیم

فاؤنڈیشن پر جو عام لوگوں کے لئے وقف ہو چکی ہے زیادہ سے زیادہ توجہ دی جائے تاکہ خداوند عالم کی مدد سے اس طرح کے بیش بہا اسلامی آثار جو زمانے کے آفات سے بچ بچا کر ہمارے ہاتھ تک پہنچے ہیں، صحیح سالم آنے والی نسلوں تک پہنچ جائیں اور میں روز جزا ان لوگوں کے لئے دعا اور طلب مغفرت کرونگا جو اس راہ میں اپنی کوششوں سے کسی طرح دریغ نہیں کریں گے۔ اور یہ بات جاننا ضروری ہے کہ اس کتب خانہ کا وجود سینکڑوں مسجدوں، مدرسوں، امام بارگاہوں، ہسپتالوں سے زیادہ اہم اور زیادہ ضروری ہے۔ خدا خود جانتا ہے کہ میں نے اپنے بدلے حج کے لئے بھی ان کتابوں میں سے کسی کتاب کو فروخت نہیں کیا اور انہیں صرف آخرت کا ذخیرہ بنایا ہے، اب جب کہ میں نے اسے اخلاص کی بنیاد پر قائم کیا ہے اور اس کی ظاہری قیمت کروڑوں تک جاتی ہے اور یہ سب کچھ قوم کے سپرد ہے تو پھر مجھے اسکی بقا اور انتظامی امور کے لئے بھی فکر مند نہیں ہونا چاہئے۔ جس خدائے بزرگ و برتر نے اب تک اپنی عنایتیں اسکے شامل حال رکھی ہیں اسکے بعد بھی وہی اس کے وسائل فراہم کریگا، انشاء اللہ تعالیٰ، اس حقیر نے متولّیوں کو بھی یکے بعد دیگرے معیّن کیا ہے۔

سب لوگوں کو میری وصیت ہے کہ دنیا کی محبّت سے بچیں:

ــــ اس نوے سے اوپر بوڑھے باپ کی اپنے فرزندوں، دوستوں، شاگردوں اور کل مومنوں کو یہ پدرانہ نصیحت ہے کہ: یہ دنیا فانی ہے، اس

دنیا میں مادی ذخیرہ جتنا بھی ہوگا وہ سب فنا ہو جائے گا۔ اس حقیر کے ہاتھوں میں لاکھوں اور کروڑوں کی رقم آئی ہے جنہیں میں نے بغیر کسی کم و کاست کے تمام کی تمام دینی مراکز، طلباء، فقراء، اتیام اور مستحقین کے امور میں صرف کی ہے اور اب جبکہ میں اس دنیا سے جارہا ہوں اور میری عمر کا سورج غروب ہو رہا ہے میں اپنے آپ کو بہت ہلکا محسوس کر رہا ہوں اس لئے کہ میرے پاس نہ کہیں بالشت بھر زمین ہے اور نہ ہی کسی بینک یا کسی اور مقام پر روپے پیسوں کا ذخیرہ ہے، آپ سب کو چاہیئے کہ ظاہری نمائش اور ظاہری رکھ رکھاؤ سے اپنے آپ کو باز رکھیں اس لئے کہ یہ تمام امور لوگوں کو اہل علم حضرات سے بدظن کر دیتے ہیں۔ مال اندوزی اور زراندوزی سے اپنے آپ کو دور رکھئے اسلئے کہ یہ تمام چیزیں ایک آن میں ہاتھ سے جاتی رہتی ہیں۔ جہاں تک ہو سکے اپنے بوجھ کو ہلکا کیجئے تا کہ کل کے دن قیامت میں پوچھ گچھ کے موقع پر جواب سے عاجزی اور محرومی کی نوبت نہ آئے۔ فقراء اور ضرورت مندوں کی مدد کیجئے کیونکہ اس طرح آپ اپنی اور اپنے بال بچوں کی خیریت کو بیمہ کریں گے۔

توفیقات خداوندی کے لئے دعا کرتا ہوں:

ـــــ خداوند: میں تجھ سے اپنے دوستوں کے بارے میں زیادہ سے زیادہ توفیقات کا طالب ہوں تا کہ قیامت کے دن تو ان کے منفعت بخش علم اور اچھے عمل میں اضافہ کی صورت پیدا کرے اور یہ بھی چاہتا ہوں کہ تُو اِس

حقیر، مسکین اور مستکین کو اس کی اولاد سمیت جناب امیر المومنین علیہ السلام کے پرچم تلے حفظ و امان میں رکھ۔

<u>خدا سے مغفرت کا طالب ہوں:</u>

____ پروردگار: میں تیری بارگاہ میں ان تقصیروں سے عفو و درگذر کا خواہاں ہوں جو مجھ سے، میری اولاد سے اور تمام دوستوں اور مومنوں سے سرزد ہوئی ہیں اور چاہتا ہوں کہ ہمارے نامہ اعمال کو ہمارے سیدھے ہاتھوں میں قرار دے اور یہ بھی کہ ہمیں آل رسولؐ کی دوستی اور محبت میں اس دنیا سے اٹھا۔

<u>چہاردہ معصومینؑ کی عنایات سے محروم نہ کرنا:</u>

____ الٰہی تجھے میری آزردہ ماں کا واسطہ، تجھے میری شکستہ پہلو ماں اور رسن بستہ پھوپھی کی قسم ہم پر اپنے لطف کی نظر فرما اور ہمیں بھی خاندانِ عصمت و طہارت کے چاہنے والوں میں قرار دے اور ان عظیم ہستیوں کی عنایت سے محروم نہ فرما۔

<u>ہم دشمنانِ اہلِ بیتؑ سے بیزار ہیں:</u>

____ ہم ان ہستیوں کے دشمنوں اور ان لوگوں سے بیزاری چاہتے ہیں جنہوں نے ان کے مقام اور انکی منزلت کو گھٹایا، ان سے بغض و عناد رکھا، ان کے حقوق غصب کئے، ان کے فضائل سے انکار کیا، ان کے مناقب کو جھٹلایا اور ان کے مراتب میں شک کیا، خداوند عالم نے ان عظیم ہستیوں کو

مقام رفیع پر رکھا ہے۔

ـــــ خداوند: ہمیں ان کی حیات میں زندہ رکھ اور ان کی دوری میں موت دے۔

<u>مجھے شیاءِ اسلام میں قرار دے:</u>

ـــــ پروردگار: تو جانتا ہے کہ میں ان کی دوستی اور محبت میں مرمٹا ہوں پس مجھے ان لوگوں کا صلہ دے جو تیری راہ میں شہادت کے رتبہ پر فائز ہیں اور جنہوں نے اپنا خون بہایا ہے اور ان کی راہ میں جدال کیا ہے، مجھے وہی جزا دے جو ان لوگوں کے لئے مقرر ہے۔ ''مجھے شہیدوں کا ثواب عطا کر۔'' اور ان لوگوں کے زمرہ میں قرار دے جنہوں نے اس خانوادہ اور ان کے ہدف اور روش کی حمایت کی ہے اور مجھے ان کی راہ پر قائم و دائم رکھ اور ان کی رہنمائی پر میری ہدایت فرما تا کہ میں ان کے بتائے ہوئے راستہ پر قدم بہ قدم چل سکوں اور ان لوگوں میں قرار دے جنہوں نے ان کی دوستی سے اپنے کو وابستہ کر رکھا ہے اور ان کی رسی تھام رکھی ہے۔ آمین آمین! خداوندا اس پر رحمت کے دروازے کھول دے جس کی زبان پر آمین جاری ہو۔ درود ہو راہِ حق و ہدایت پر چلنے والوں پر اور ان لوگوں پر بھی جو نفس پرستی اور خود خواہی سے دور ہیں۔

ایک وصیت نامہ کے اختتامی الفاظ کا ترجمہ

لکھا ان سطور کو علم اہل بیت علیہم السلام کے ایک ادنیٰ خادم ابو المعالی شہاب الدین الحسینی المرعشی النجفی نے کہ خداوند عالم اس پر ہر حال میں درگذر فرمائے ربیع الثانی ۱۳۹۸ ہجری کے جمعرات کی شب کے سحر میں آلِ رسول کے خاندان کی جلالت مآب خاتون جناب فاطمہ معصومہ سلام اللہ علیہا کے روضہ اقدس میں قم کی سرزمین پر کہ جو آلِ محمدؐ اور آئمہ طاہرینؑ کے خاندان کی ایک عظیم خاتون کا مدفن ہے۔ اس کیفیت کے ساتھ کہ خداوند عالم کی ستائش میں میری زبان گویا ہے اور آل محمدؐ کے درود میں لسانِ نُطق گوہر افشاں ہے اور میں خداوندِ عالم کے حضور اپنی بخشش کا طلب گار ہوں۔

هٰذَامِنْ فَضْلِ رَبِّیْ

بانی، ان کے رشتہ دار، ان کے مرحومین اور تمام مومنین و مومنات

کے لئے فاتحہ پڑھنے کی گذارش ہے۔ شکریہ